قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل
لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 07 جنوری 2022ء | 03 جمادی الثانی 1443 ہجری قمری | 07 صلح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:06

ارشاد باری تعالیٰ

وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾
(البقرۃ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت زکریا علیہ السلام کی۔۔۔۔۔دعا کو قرآن کریم نے سورۃ انبیاء کی آیت 90 میں ہمیشہ کے لئے محفوظ فرمادیا ہے۔ دعا یہ تھی:

وَ زَکَرِیَّاۤ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ

اور زکریا (کا بھی ذکر کر) جب اُس نے اپنے ربّ کو پکارا کہ اے میرے ربّ! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

آپ کی اس دعا کی قبولیت کا ذکر سورۃ مریم کی آیت 8 میں مذکور ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یٰزَکَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ۣاسۡمُہٗ یَحۡیٰی ۙ لَمۡ نَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ قَبۡلُ سَمِیًّا ﴿۸﴾ (مریم:8) یعنی اے زکریا! یقیناً ہم تجھے ایک عظیم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہوگا۔ ہم نے اس کا پہلے کوئی ہم نام نہیں بنایا۔

اور پھر اس دعا کی برکت سے جو بیٹا عطا ہوا، اُس کی خوبیاں سورۃ مریم کی تیرھویں آیت سے لے کر سولہویں آیت تک بیان کی گئی ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے:

اے یحیٰی! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اور ہم نے اسے بچپن ہی سے حکمت عطا کی تھی۔ نیز اپنی جناب سے نرم دلی اور پاکیزگی بخشی تھی اور وہ پرہیز گار تھا۔ اور اپنے والدین سے حسن سلوک کرنے والا تھا اور ہرگز سخت گیر (اور) نافرمان نہیں تھا۔ اور سلامتی ہے اس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن اُسے دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

’’یہ کیسی لطیف دعا ہے اور کس طرح دعا کے چاروں کونے اس میں پورے کردئے گئے ہیں۔ اِس دعا کو اگر ہم اپنے الفاظ میں بیان کریں تو اس کی یہ صورت ہوگی کہ:’’اے میرے خدا! میرے اندرونی قویٰ مضمحل ہوگئے ہیں، میرا بیرونی چہرہ مسخ ہوگیا ہے، مَیں ہمیشہ سے ہی تیرے الطاف خسروانہ کا عادی ہوں۔ اس لئے مایوسیاں اور ناکامیاں مَیں نے کبھی دیکھی نہیں۔ ناز کرنے کی عادت مجھ میں پیدا ہوچکی ہے۔ رشتہ دار میرے بُرے اور موت کے بعد گدی سنبھالنے کے منتظر۔ بیوی میری بیکار۔ ان سب وجوہ کے

بقیہ صفحہ 9 پر

اس شمارہ میں

- عاجزانہ دعا (منظوم)
- ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
- شراب نوشی کی مختلف مذاہب میں ممانعت
- فرشتوں کا پھل ’’پپیتا‘‘

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔

(ماخوذ از جامع ترمذی۔ کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

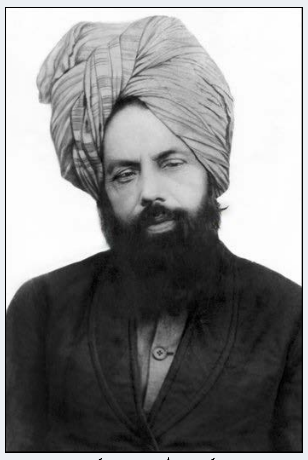

’’جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ وہ دعا کو ردّ نہیں کرتا... قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے وَ لَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَ الۡجُوۡعِ میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ نونِ ثقیلہ سے جو اظہارِ تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے تو اس کا علاج اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ (البقرۃ:157) ہی ہے۔ اور دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے، وہ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) میں ظاہر کیا ہے ...الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔ یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابل رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلیٰ درجہ کے مقام پر ہیں۔ چنانچہ آپ کے گیارہ بچے مرگئے مگر آپ نے کبھی سوال نہ کیا کہ کیوں؟‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 167-168 ایڈیشن 1988ء)

پھر فرمایا: ’’خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 172 ایڈیشن 1988ء)

فرماتے ہیں:-’’اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 232 ایڈیشن 1988ء)

فرمایا:-’’مَیں ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہتا ہوں اور سب سے مقدم دعا یہی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں کو ہموم اور غموم سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ مجھے تو ان کے ہی اُفکار اور رنج، غم میں ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ دعا مجموعی ہیئت سے کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی رنج اور تکلیف پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کو نجات دے۔ ساری سرگرمی اور پورا جوش یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کروں‘‘

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897 مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 130 تا 167، ملفوظات جلد اوّل صفحہ 66 ایڈیشن 1988ء)

دربارِ خلافت

حضورؑ نے فرمایا: جاؤ، آپ کو جانے کی اجازت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آج میں پھر آپ کو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں لے کر جاؤں گا۔ اُن کی روایات بیان کر رہا ہوں۔ یہ روایات اُن لوگوں کے ایمان کا اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجالس کا ایک عجیب نقشہ کھینچتی ہیں۔ حضرت ولایت شاہ صاحبؓ ولد سید حسین علی شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے مجھے بہت کم موقع ملے تھے کیونکہ میں ایک ایسی ملازمت میں تھا جس میں رخصت بہت کم ملتی تھی۔ میں نے خواب کی بناء پر بیعت کی تھی جو یہ تھی کہ ہیڈ ورکس مادھوپور جہاں سے ہیڈ باری دوآب نہر نکلتی ہے، وہاں میں تعینات تھا۔ سرکاری کوارٹر کی دیوار پر سے جس کے صحن میں مَیں سویا ہوا تھا، ایک جماعت بہت خوش سلوک اشخاص کی جن کے آگے آگے ایک بزرگ نہایت خوبصورت شکل اور نہایت خوبصورت لباس میں ملبوس، تاج ایسا چمکدار جس پر نظر نہ ٹھہر سکے، سر پر پہنے ہوئے گزر کر میرے کوارٹر کی چھت پر چڑھ گئے۔ (ایک جلوس نکل رہا تھا، لوگوں کا ایک گروہ تھا، اُس کے آگے جو بزرگ اُن کو لیڈ (Lead) کر رہے تھے، اُن کا نقشہ کھینچا ہے کہ دیوار پر سے گزر رہے تھے) اور وہاں بگل کے ذریعہ سے اذان کہی جس کی آواز بہت دور دور تک پہنچی تھی۔ اس کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس کے بعد وہ اسی دیوار پر سے واپس تشریف لائے۔ (یہ خواب کا نظارہ بتا رہے ہیں۔) کہتے ہیں کہ جب میری چارپائی کے پاس سے گزرے تو مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ بھائی، پاخانہ اندر سے باہر کر دو، (یعنی اپنا جو نجس اور گند ہے نکال کے باہر کر دو) میں نے خواب میں عرض کیا کہ بہت اچھا جناب۔ جب وہ آگے ہو گئے تب میں نے اُن کے پیچھے جو دوست تھے اُن سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ آپ نہیں جانتے؟ یہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اسی فجر کو میرے دوست ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب مرحوم نے میرے دروازے پر آ کر دستک دی۔ جب میں باہر آیا تو انہوں نے فرمایا شاہ صاحب! آپ تو احمدی ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ کس طرح؟ انہوں نے کہا کہ آج رات مجھے خواب آیا ہے کہ آپ شفاخانہ میں آ کر بیٹھے ہیں اور میں نے اندر جا کر اپنا صندوق کھول کر ایک بہت عمدہ خوبصورت انگرکھا (ایک گاؤن سا) نکال کر آپ کو پہنایا ہے اور وہ آپ کے بدن پر بہت فِٹ (Fit) آیا ہے۔ اس کے بعد میں نے بہت خوبصورت عمدہ عمدہ بٹن لا کر اُس گاؤن میں لگا دیئے۔ (تو یہ خواب صرف انہی کو نہیں آئی بلکہ ان کے احمدی دوست تھے، اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ سے اشارۃً بتا دیا کہ اس طرح احمدیت کی طرف مائل ہو گئے ہیں یا احمدی ہو جائیں گے کیونکہ نیک فطرت ہیں۔) بہرحال کہتے ہیں اس کے کچھ عرصے کے بعد میں اپنے سسرال والوں کے گھر سید اکبر شاہ مرحوم کے مکان میں آیا۔ مرزا غلام اللہ صاحب مرحوم جو کہ پڑوسی تھے، میرے پاس آئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ میں اُن کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں گیا۔ وہاں انہوں نے مجھے منبر کے پاس بٹھا دیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تب انہوں نے حضور انور کی خدمت میں میری بیعت لینے کے متعلق عرض کیا۔ حضور انور نے نہایت شفقت سے میرا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے لیا اور دیگر بیعت کرنے والوں نے میری پشت پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر لی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیرمطبوعہ۔ جلد 7 صفحہ 144۔ روایات حضرت ولایت شاہ صاحبؓ)

پھر اسی طرح بیعت کا واقعہ حضرت عنایت اللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے 1901ء میں بیعت کی تھی۔ (کہتے ہیں) اُس وقت میری عمر قریباً پندرہ سال کی تھی۔ جب میں پہلی دفعہ قادیان آیا تو ایک عطر کی شیشی ہمراہ لایا۔ پیدل سفر کیا۔ رات بٹالہ رہا۔ جب شیشی دیکھی تو سوائے ایک قطرہ کے باقی ضائع ہو گیا۔ مجھے سخت افسوس ہوا۔ شام کی نماز کے وقت جب حضور مسجد مبارک کی چھت پر تشریف لائے۔ مصافحہ کیا۔ اور حضور کو بندے نے دبانا شروع کیا تو عرض کی مَیں ایک شیشی عطر لایا تھا، وہ راستہ میں ضائع ہو گیا۔ شیشی حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ فرمایا تم کو پوری شیشی کا ثواب مل گیا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیشی میں جو تھوڑا سا عطر کا ایک آدھ قطرہ رہ گیا تھا، اُس کو قبول فرمایا اور فرمایا تمہاری نیت تحفہ دینے کی تھی، تمہیں پوری شیشی کا ثواب مل گیا ہے۔) پھر کہتے ہیں کہ نماز کے بعد بیعت کی اور دس یوم تک رہا۔

پھر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قادیان سے واپسی پر بٹالہ پہنچا۔ ایک ذمہ دار ہمراہ تھا۔ رات بٹالہ رہا۔ زمیندار نے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت صاحب سے اجازت لے لی تھی۔ مَیں نے کہا: نہیں۔ مجھے افسوس ہوا کہ اجازت لے کر نہیں آیا۔ (کہتے ہیں کہ) رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور چارپائی پر بیٹھے روٹی کھا رہے ہیں۔ مجھے بھی کھانے کا حکم دیا۔ نصف حضور نے کھائی، باقی بندہ نے اور حضور نے فرمایا: جاؤ، آپ کو جانے کی اجازت ہے۔ (کہتے ہیں) بالکل ناخواندہ (اَن پڑھ) آدمی تھا، زبان میں بھی لکنت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں اور نظر کی برکت سے اب مَیں بالکل ٹھیک ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ۔ غیرمطبوعہ۔ جلد 1 صفحہ 139۔ روایات حضرت عنایت اللہ صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 19/ اکتوبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

عاجزانہ دعا

مجھ کو جو بخشا تھا تو نے گھپ اندھیروں کے لیے
یا الٰہی! وہ سویرا پھر مجھے درکار ہے

جان سے بڑھ کر اگرچہ تھی حریص زندگی
اور اب اس زندگی سے جان بھی بے زار ہے

بس تری رحمت کے ناطے آج یہ اقرار ہے
میرے کندھوں پر گناہوں کا بڑا انبار ہے

اے خدا رنجور ہوں اپنے گناہوں کے سبب
آنکھ شرمندہ ہے میری دل بہت لاچار ہے

مرہمِ عیسیٰ کی اک پڑیا مجھے بھی بخش دے
ہوں مریضِ لا دوا اور دل مرا بیمار ہے

میرے دل کے طور پر جلوہ دکھا دے حسن کا
میں بھی تا دیکھوں کہ تجھ کو ہم سے کتنا پیار ہے

اک صدا آئی تھی مجھ کو عافیت کے شہر سے
”دوڑ کر میری طرف آؤ کہ اس میں خیر ہے“

دل مرا یثرب کا باسی خود میں ہوں محوِ سفر
جاں مہاجر ہے اگرچہ دل مرا انصار ہے

میرے سر پر ہے خلافت کا گھنا سایہ نقاشؔ
اس لیے میرے نصیبوں میں بہت چمکار ہے

مدثر احمد نقاشؔ

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

قرآن پاک سننے کا شوق

قسط 7

قرآن پاک میں ارشادِ الٰہی ہے

وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ۔

(الاعراف:205)

یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔قرآن پاک پڑھنے کے بھی آداب ہیں اور سننے کے بھی ’توجہ سے سننے اور خاموشی اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے نوازتا ہے۔حضرت رسولِ کریم ﷺ عاشقِ قرآن تھے۔ خدا کے رحم کو جذب کرنے کے لیے یہ پاک کلام کثرت سے پڑھتے تھے اور اس کے حسن میں ڈوب کر لطف لے کر سُنتے۔ کلامِ الٰہی کے سحر سے مسحور ہو جاتے آپؐ پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھیں آنسو بہانے لگتیں۔

ے دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک روز مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے کچھ قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی کیا میں آپؐ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپؐ پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔

آنحضورؐ نے میرا جواب سن کر فرمایا:

میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی اور سے بھی قرآن کریم سنوں تو حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی یہاں تک کہ میں آیت

فَکَیۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَہِیۡدٍ وَّجِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا

(النساء: 42)

(پس کیا حال ہو گا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے۔ اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔) پر پہنچا تو آنحضورؐ نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقری للقاری حسبک)

آپؐ کی خشیت کا یہ عالم تھا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے ایک شخص کو تلاوت کرتے سنا جو سورۃ مزمل کی اس آیت کی تلاوت کر رہا تھا۔ اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّجَحِیۡمًا (المزمل:13) (یعنی ہمارے پاس بیڑیاں اور جہنم ہے) تو نبی کریم ﷺ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

(کنز العمال جلد 7 صفحہ 206)

اللہ تبارک تعالیٰ نے اسلام کے دورِ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو ہر لحاظ سے حضرت رسولِ کریم کا عکس بنایا فرماتے ہیں خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اُس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم ﷺ کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔۔۔ جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ ﷺ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258)

اصل اور عکس میں تفریق کی ہی نہیں جاسکتی ہو بہو ایک سے نظر آتے ہیں۔قرآن پاک پڑھنے اور سننے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا عشق ظاہر و باہر ہے۔ پاک کلام پڑھنا آپ کا سب سے محبوب مشغلہ تھا اور سن کر بھی لطف لیتے تھے دو روایات پیش ہیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ سے روایت ہے: ایک روز مغرب کے بعد حضورؑ شہ نشین پر مسجد مبارک میں احباب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ آپؑ کو دورانِ سر کا دورہ شروع ہوا اور آپؑ شہ نشین سے نیچے اتر کر فرش پر لیٹ گئے اور بعض لوگ آپؑ کو دبانے لگ گئے مگر حضورؑ نے ان سب کو ہٹا دیا۔ جب اکثر لوگ رخصت ہو گئے تو آپؑ نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ سیالکوٹی سے فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ مولوی صاحب دیر تک نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف سناتے رہے یہاں تک کہ آپؑ کو افاقہ ہو گیا۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل روایت نمبر 462 صفحہ 439)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان فرماتے ہیں: میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف ایک دفعہ روتے دیکھا ہے اور وہ اس طرح کہ ایک دفعہ آپؑ خدام کے ساتھ سیر کے لیے جا رہے تھے اور ان دنوں میں حاجی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ والوں کے داماد قادیان آئے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑھتے ہیں حضرت صاحب وہیں راستے کے ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کچھ قرآن شریف پڑھ کر سنائیں۔ چنانچہ انہوں نے قرآن شریف سنایا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ آپؑ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کی وفات پر میں نے بہت غور سے دیکھا تھا مگر میں نے آپؑ کو روتے نہیں پایا تھا حالانکہ آپؑ کو مولوی صاحب کی وفات کا نہایت صدمہ تھا۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل روایت نمبر 436 صفحہ 393)

قرآن کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کو پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

(درثمین)

آج کی دعا

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

(ابوداؤد کتاب تفریع أبواب الوتر باب في الإستعاذة حدیث:1555)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں پریشانی اور غم سے، عاجز رہ جانے اور کسل مندی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخیلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرضے اور ظالموں کے غلبے سے۔

یہ سید و مولیٰ، مقدس الانبیاء، خیر البشر، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی پریشانی اور رنج و غم دور ہونے اور قرض سے بچنے کی دعا ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز مسجد میں تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی ہے جس کا نام ابو امامہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ’’اے ابو امامہ! کیا بات ہے کہ میں تمہیں مسجد میں دیکھ رہا ہوں اور نماز کا وقت بھی نہیں ہے؟‘‘ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے غموں اور قرضوں نے گھیر رکھا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا ’’کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں، اگر تم انہیں پڑھنے لگو، تو اللہ تعالیٰ تمہارے غم دور کر دے گا اور تمہارے قرضے ادا کر دے گا‘‘ (ادا کرنے کا سبب پیدا فرما دے گا۔) میں نے کہا، کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! فرمایا ’’صبح و شام یہ کلمات پڑھا کرو (مندرجہ بالا دعا)۔ سیدنا ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ دعا کرنی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانیاں دور کر دیں اور قرضوں (کی ادائیگی) کا سبب بھی پیدا فرما دیا۔

ہمارے پیارے امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

پھر حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ سکنہ جموں فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جموں سے پیدل براہ گجرات کشمیر گیا۔ راستہ میں گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡھَمِّ وَالۡحُزۡنِ والی دعا نہایت زاری اور انتہائی اضطراب سے پڑھی۔ اللہ تعالیٰ میرے حالات ٹھیک کر دے۔ کہتے ہیں اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری روزی کا سامان کچھ ایسا کر دیا کہ مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی اور باوجود کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 12 صفحہ نمبر 68 روایت حضرت خلیفہ نور الدین صاحبؓ)

(خطبہ جمعہ 15 جون 2012ء)

مرسلہ: مریم رحمٰن

فرید احمد ریحان۔ جرمنی

وہی ہے جو اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کا ربّ ہے (قرآن مجید)

شرک اور مخلوق پرستی اُمُّ الخَبَائث ہے (حضرت مسیح موعودؑ)

وَ اَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰی

(النجم :50)

اس آیتِ مبارکہ میں اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کا ذکر کیا گیا ہے۔ اَلشِّعۡرٰی کی اصطلاح اس ستارے کا قدیم عربی نام ہےاور یہ واحد ستارہ ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید میں اس کے نام سے ہوا ہے، یعنی قدیم عربی نام سے (سورج کو عام طور پر سائنسدان خالص ستارہ تصور نہیں کرتے)۔ اَلشِّعۡرٰی کا انگریزی نام (Seirious) ہے جس کا مطلب ہے شدید چمکتا ہوا جو کہ یونانی زبان کے لفظ سائیریوس (Sirius) سائیریوس سے نکلا ہے۔

دنیا کی پہلی عبادت گاہ اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کی پرستش کے لئے وجود میں آئی

اب تک ہونے والی تحقیق کے مطابق سائنسدانوں کا خیال ہے کہ دنیا کی پہلی عبادت گاہ اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کی پرستش کے لئے بنائی گئی تھی۔ ترکی کے ایک مقام سے ملنے والے آثار قدیمہ پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کے اندازے کے مطابق، انسانوں نے آج سے تقریباً 11,000 ہزار سال پہلے (Göbekli Tepe) گو.بیکلی ٹیپے میں اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کی پرستش شروع کی تھی۔ پتھر کے زمانہ میں قائم ہونے والی ان نہایت سادہ ساخت کی دائرہ نما اشکال کو سائنسدانوں نے مندر کا نام دیا ہے جو کہ اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کی عقیدت اور پرستش کے لئے بنائی گئی تھیں [1,2]۔ قدیم مصری تہذیب تقریباً 5000 ہزار سال پرانی ہے۔ جب کہ ترکی میں گو.بیکلی ٹیپے کے مقام پر ہونے والی اس پتھر کے زمانہ کی دریافت سے پتہ چلا ہے کہ قدیم مصری تہذیب سے کئی ہزار سال پہلے اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کی پرستش شروع ہو چکی تھی۔

قدیم مذاہب میں اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کا اعلیٰ مقام

اگر قدیم مذاہب کی بات کی جائے تو پتھر کے زمانے میں رائج مذہب، قدیم مصری تہذیب میں رائج مذہب، قدیم ایرانی مذاہب (زرتشتی اور پارسی)، قدیم یونانی اور رومی مذاہب، اور جزیرہ نما عرب میں رائج مذاہب کے ماننے والے اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کو خدا مانتے تھے جو اُن کے مطابق بارش کا پانی، فصلیں اور زندگی کی دوسری نعمتوں کا دینے والا تھا [3-5]۔

عربوں میں بھی اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کو خاصی اہمیت حاصل تھی اور بعض اہم اور تلخ تاریخی حقائق اس سے جڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پتھر کے زمانہ سے لے کر آنحضرت ﷺ کی بعثت اور قرآن مجید کے نزول تک انسان اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کی وجہ سے شرک جیسے بڑے گناہ میں ملوث تھا، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ نجم کی آیت نمبر 50 میں فرمایا

وَ اَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعۡرٰی (النجم : 50)۔ ترجمہ: اور یہ کہ وہی ہے جو شِعۡرٰی (ستارے) کا ربّ ہے۔

شرک ایک بہت بڑا گناہ ہے جس میں انسان زمانہ قدیم سے مبتلا ہے قرآن مجید فرقان حمید نے شرک کو ظلمِ عظیم قرار دیا ہے

(لقمان، 14:)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

شرک اور مخلوق پرستی جو اُمُّ الخَبَائث ہے

(روحانی خزائن جلد1 صفحہ 92 کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2008)

حضرت مسیح موعودؑ شرک کی ابتدا کیسے ہوئی کے متعلق بیان فرماتے ہیں

شرک عورت سے شروع ہوا ہے اور عورت سے اس کی بنیاد پڑی ہے یعنی حَوّا سے جس نے خدا تعالیٰ کا حکم چھوڑ کر شیطان کا حکم مانا۔ اور اس شرکِ عظیم یعنی عیسائی مذہب کی حامی بھی عورتیں ہی ہیں

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 476 کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2008)

حیرت کی بات ہے کہ قدیم مصری اور یونانی تہذیب میں اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کو ایک دیوی آئیسس (Isis) کے نام سے جانا جاتا تھا [5]۔ ہزاروں سال کا سفر طے کر کے شرک نے باالآخر عربوں میں بھی اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔ عربوں میں شرک پھیلنے کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اور چونکہ قرآن شریف کے نازل ہونے کے وقت عرب کے جزیرہ میں ایسے ایسے مشرکانہ عقائد پھیل رہے تھے کہ بعض بارشوں کو ستاروں کی طرف منسوب کرتے تھے اور بعض دہریوں کی طرح تمام چیزوں کا ہونا اسبابِ طبیعہ تک محدود رکھتے تھے۔ اور بعض دو خدا سمجھ کر اپنے ناملائم قضاء قدر کو اھرمن کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس لئے یہ خدا تعالیٰ کی کتاب کا فرض تھا جس کے لئے وہ نازل ہوئی کہ ان خیالات کو مٹا دے اور ظاہر کرے کہ اصل علت العلل اور مسبب الاسباب وہی ہے اور بعض ایسے بھی تھے جو مادہ اور روح کو قدیم سمجھ کر خدا تعالیٰ کا علت العلل ہونا بطور ضعیف اور ناقص خیال کرتے تھے۔ پس یہ الفاظ قرآن کریم کے کہ میرے ہی امر سے سب کچھ پیدا ہوتا ہے۔ توحید محض کے قائم کرنے کے لئے تھے

(روحانی خزائن جلد6 صفحہ 240-241 کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2008)

آپؑ ایک اور موقع پر فرماتے ہیں:

شرک اور مخلوق پرستی کو دور کرنا اور وحدانیت اور جلال الٰہی کو دلوں پر جمانا سب نیکیوں سے افضل اور اعلیٰ نیکی ہے۔ پس کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے کہ یہ نیکی جیسی آنحضرت ﷺ سے ظہور میں آئی ہے کسی اور نبی سے ظہور میں نہیں آئی۔ آج دنیا میں بجز فرقان مجید کے اور کون سی کتاب ہے جس نے کروڑہا مخلوقات کو توحید پر قائم کر رکھا ہے اور ظاہر ہے کہ جس کے ہاتھ سے بڑی اصلاح ہوئی وہی سب سے بڑا ہے

(روحانی خزائن جلد1 صفحہ 117-118 حاشیہ نمبر 10، کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن 2008)

پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کا تذکرہ قرآن مجید میں فرما کر شرک اور مخلوق پرستی جو کہ اُمُّ الخَبَائث ہے سے بچنے کے لئے تا قیامت راہنمائی فرما دی۔ قرآن مجید میں خاص طور پر اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کا نام لینا اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت اور قرآن شریف کے نازل ہونے سے پہلے کم بیش تمام دنیا اس ستارے کو اپنا خدا، دیوتا یا دیوی مانتی تھی اور کائنات میں قادر مطلق اللہ کی قدرت سے ظہور پزیر ہونے والے واقعات اور عملوں کو اَلشِّعۡرٰی (ستارے) سے منسوب کرتی تھی۔ ان تمام مشرکانا عقائد کی نفی کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلشِّعۡرٰی (ستارہ) تمھارا ربّ نہیں بلکہ یہ اللہ ہی ہے جو اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کا ربّ ہے اس لئے اِسی ایک اللہ کی عبادت کرو نہ کہ اَلشِّعۡرٰی (ستارے) کی۔

1. Ananthaswamy A. Stone Age temple tracked the dog star. New scientist. 2013(2930):14.

2. Magli G. Sirius and the project of the megalithic enclosures at Gobekli Tepe. Nexus Network Journal. 2016;18(2):33746-.

3.Brosch N.Sirius Matters(Astrophysics and Space Science Library series354).Germany: Springer Science & Business Media B.V.; 2008.

4. Holberg JB. Sirius: Brightest diamond in the night sky. Germany: Springer Science & Business Media; 2007.

5. Lurker M. The Routledge dictionary of gods and goddesses, devils and demons (e-book). London, United Kingdom: Taylor & Francis e-Library; 2005. Available from: https://img.fireden.net/tg/image/14721472704308476/70/.pdf. Accessed and retrieved on 28 April 2021.

شہزاد منظور

شراب نوشی کی مختلف مذاہب میں ممانعت

شراب نوشی کے بہت زیادہ دینی اور دنیاوی نقصانات ہیں۔جن میں سے یہاں چند اہم دینی نقصانات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ایمان سے محرومی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَحِینَ یَشْرَبُھَاوَھُوَمُؤْمِنٌ جب کوئی شخص شراب پیتا ہے تو وہ شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔

(صحیح بخاری کتاب الاشربہ)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہو گیا کہ شرابی آدمی دولت ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَعَنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَشَارِبَھَا اللہ تعالیٰ نے شراب پر اور اس کے پینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(سنن ابی داؤدکتاب الاشربۃ)

نماز غیر مقبول

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَرَجُلٌ مِنْ اُمَّتِی فَیَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَلَاۃً اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا میری امت کے شراب پینے والے آدمی کی اللہ تعالیٰ چالیس دن تک نماز قبول نہیں فرماتا۔

(سنن نسائی کتاب الاشربہ)

جنت سے محرومی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ خَمْرٍ ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

(الترغیب والترھیب، جلد3، کتاب الحدود)

پھر تفاسیر میں ایک بزرگ کا واقعہ ملتا ہے کہ:

پہلے کے زمانے میں ایک شخص بڑا ہی عابد تھا۔لوگوں کو چھوڑ چھاڑ کر بستی سے الگ تھلگ عبادت خانے میں عبادت کرتا تھا۔ایک بدکار عورت کی اس پر نظر تھی۔اس نے اپنی خادمہ کو بھیجا کہ ایک گواہی کے بہانے اسکو بلا لائے۔وہ بیچارہ آ گیا۔جب وہ کسی دروازے سے اندر داخل ہوتا تو باہر سے اسکا دروازہ بند کر دیا جاتا۔یہاں تک کہ اس بدکار عورت تک پہنچے۔اسکے پاس ایک بچہ اور شراب کا مٹکا رکھا ہوا تھا۔وہ اس شیخ سے کہنے لگی کہ خدا کی قسم!میں نے تجھ کو کسی گواہی کیلئے نہیں بلایا۔بلکہ اس لیے کہ تم میرے ساتھ رات گزارے یا یہ بچہ قتل کر دے۔یا یہ شراب پیے۔اس شیخ نے یہ مناسب جانا کہ دونوں گناہوں کی بہ نسبت شراب آسان گناہ ہے۔چنانچہ اس نے شراب پی لی۔اب وہ ایک جام کے بعد پے در پے جام مانگنے لگا یہاں تک کہ شراب کے نشے میں اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا اور عورت کے ساتھ رات بھی گزاری اس لئے شراب سے بچو۔وہ ساری برائیوں کی جڑ ہے۔شراب اور ایمان کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔اگر شراب ہے تو ایمان نہیں اگر ایمان ہے تو شراب نہیں۔

(تفسیرابن کثیرجلد2 صفحہ17 زیرتفسیرآیت یاایھاالذین امنوانماالخمروالمیسر۔۔۔الخ)

دیگر مذاہب میں شراب کی ممانعت

اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں بھی شراب کی ممانعت ملتی ہے۔جن میں عیسائیت، ہندومت، بدھ مت وغیرہ شامل ہیں۔اب ترتیب وار ان مذاہب کی تعلیمات بابت شراب پیش کی جائیں گی۔

عیسائیت میں شراب کی ممانعت

بائبل جسے، عرف عام میں کتاب مقدس بھی کہا جاتا ہے میں زیر عنوان ’’نذیروں کے لئے قوائد وضوابط‘‘ میں شراب اور مے کے متعلق لکھا ہے کہ تو وہ مے اور شراب سے پرہیز کرے۔اور مے کا یا شراب کا سرکہ نہ پیے۔اور نہ انگوروں کا رس پیے۔

(پرانا عہد نامہ۔گنتی باب6۔ آیت 3)

پھر اس کے علاوہ لوقا میں حضرت یوحنّا کی پیشگوئی کے متعلق آتا ہے کہ

کیونکہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہو گا اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پیے گا

(نیا عہد نامہ۔لوقا باب 1۔ آیت 15)

پھر اسی طرح تورات کی ایک کتاب ’’احبار‘‘ میں زیر عنوان ’’کاہنوں کے لئے ضوابط‘‘میں لکھا ہے کہ

اور خداوند نے ہارون سے کہا کہ تو یا تیرے بیٹے مے یا شراب پی کر کبھی خیمہ اجتماع میں داخل نہ ہونا تا کہ تم مر نہ جاؤ یہ تمہارے لئے نسل در نسل ایک قانون رہے گا

(احبار۔باب 10۔ آیت 9۔ 10)

پھر پرانے عہد نامہ کی کتاب ’’امثال‘‘میں لکھا ہے کہ

مے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے اور جو کوئی اِن سے فریب کھاتا ہے، وُہ دانا نہیں‘‘۔

(امثال۔ باب 20 آیت 1)

پھر نئے عہد نامے کی کتاب ’’افیسوں کے نام پولس رسول کا خط‘‘ میں مے یعنی شراب کے بارے میں آتا ہے کہ

شراب میں متوالے نہ بنو کیوں کہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ رُوح سے معمور ہوتے جاؤ

(افیسوں۔باب 5 آیت 18)

پرانے عہد نامے کی کتاب’’یسعیاہ‘‘میں شراب کا نشہ کرنے والوں کے بارے میں آتا ہے:اُن پر افسوس جو صبح سویرے اٹھتے ہیں تا کہ نشہ بازی کے درپے ہوں اور جو رات کو دیر تک جاگتے ہیں جب تک شراب اُن کو بھڑکا نہ دے

(یسعیاہ۔ باب 5 آیت 11)

ہندوازم میں شراب کی حرمت

ہندوازم کی ایک کتاب میں زیرعنوان ’’حرام چیزیں جن کی حرمت یقینی ہے‘‘ میں لکھا ہے کہ

جن چیزوں کی حرمت پر صاف اور صریح مذہبی حکم موجود ہے وہ، گھوڑا، خچر، گدھا، ۔۔۔۔۔۔اور شراب ہیں۔شودر کے لئے شراب پینا جائز ہے اور بیچنا حرام ہے۔

(ہندوازم ہزار برس پہلے از ابو ریحان البیرونی صفحہ 164۔ ناشر: آصف جاوید)

بدھ مت میں شراب/نشہ آور اشیاء کی ممانعت

بدھ مت میں احکام عشرہ کے نام سے کچھ ضوابط درج ہیں جو دو حصوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔پہلے حصے کا نام پنچ شیل ہے۔جس میں پانچ احکام درج ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

1. کسی بھی جاندار کو ہلاک نہ کرو۔
2. جو چیز تمہیں نہ دی گئی ہو اسے حاصل نہ کرو۔
3. جھوٹ نہ بولو۔
4. نشہ آور اشیاء کا استعمال نہ کرو۔
5. ناجائز جنسی تعلقات استوار نہ کرو۔

(گوتم بدھ راج محل سے جنگل تک صفحہ 274۔مصنف: کرشن کمار)

درج بالا حوالہ جات اور تحریرات کو اگر نظر عمیق سے دیکھا جائے تو ہمیں شراب کی ممانعت کی بے تحاشہ حکمتیں نظر آتی ہیں۔مثلا انسان مختلف بیماریوں سے بچتا ہے۔اس کے علاوہ انسان کی روحانیت پر جو شراب کے بد اثرات پڑتے ہیں انسان ان سے بھی محفوظ رہے گا۔لہٰذا بقول حضرت مصلح موعودؓ کے قرآن کریم کا یہ فیصلہ روز روشن کی طرح چمک رہا تھا کہ شراب کی مضرتیں اسکے فوائد سے زیادہ ہیں۔۔۔۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ شراب کے بد اثرات صرف جسم انسانی تک محدود ہی نہیں بلکہ اسکا اثر اخلاق پر بھی پڑتا ہے۔اس کے اخلاقی بد اثرات تو ہر زمانے میں ثابت کی جاسکتی ہیں۔۔۔جبکہ اسکے جسمانی اثرات کے بد نتائج بھی روز روشن کی طرح ثابت ہیں۔اکثرعلماءطب کو اس بات کا اقرار کرنا پڑا کہ اس کے ضرر اس کے نفعوں سے زیادہ ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد2 صفحہ 287-288 زیرتفسیرآیت ویسئلونک عن الخمروالمیسر۔۔۔۔الخ)

رپورٹ: عبد الہادی قریشی۔ نمائندہ الفضل آن لائن سیرالیون

سالانہ اجتماع و شوریٰ مجلس انصار اللہ سیرالیون

محض اللہ تعالیٰ کے فضل نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری و دعا کے بعد مجلس انصار اللہ سیرالیون نے اپنا سالانہ اجتماع نیز مجلس شوریٰ کے انعقاد کی توفیق پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک جس کی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

چونکہ کرونا کی وباء کے بعد یہ پہلا اجتماع منعقد کیا جا رہا تھا اس لئے اسکی تعداد کو محدود رکھا جانا لازم تھا۔ لہٰذا مقرر یہ کیا گیا کہ ہر 20 انصار کی تعداد میں سے ایک نمائندہ اجتماع میں شرکت کے لئے آسکتا ہے یعنی کل تجنید کے 5 فیصد

آمد شاملین اجتماع

دُور کے ریجنز سے اجتماع میں شامل ہونے والوں کی آمد کا سلسلہ مؤرخہ 26 نومبر کی شام کو شروع ہو گیا تھا۔ نزدیکی ریجنز اور فری ٹاؤن کے شاملین اجتماع کے دن صبح کے وقت پہنچ گئے تھے۔

پہلا دن

رجسٹریشن

مؤرخہ 27 نومبر کی صبح دس بجے شاملین کی رجسٹریشن شروع کر دی گئی تھی۔ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تصاویر تمام ریجنل ناظمین کی طرف سے پہلے سے موصول ہو چکی تھیں جنکے مطابق انکے ID کارڈ پہلے سے بنا دئے گئے تھے۔

پروگرام اجتماع

11 بجے مقررہ وقت پر اجتماع کا افتتاحی پروگرام مکرم و محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ سیرالیون کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو کہ حافظ محمود احمد طاہر نے کی۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب انصار اللہ نے کریو زبان میں انصار کا عہد دہرایا اور تمام انصار نے کھڑے ہو کر انکی اقتداء کی اور عہد دہرایا۔ اسکے بعد مکرم و محترم منیر حسین صاحب ریجنل مشنری فری ٹاؤن نے مترنم آواز میں عربی قصیدہ اور اسکا انگریزی ترجمہ پڑھا۔ بعد ازاں مکرم محترم صدر صاحب انصار اللہ نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

بعدہ مکرم محمد نعیم اظہر صاحب نائب صدر اول کو شاملین اجتماع کے لئے ہدایات دینا تھیں جسکے لئے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات بر موقع اجتماع انصار اللہ یوکے مؤرخہ 12 ستمبر 2021 کی ریکارڈنگ حضور انور کی آواز میں سنائی اور پھر حاضرین سے پوچھا کہ انہوں نے کیا سنا ہے جس پر متعدد انصار نے سٹیج پر آ کر حضور انور کے اس خطاب کا خلاصہ کریو زبان میں سنایا۔ اس پروگرام سے تمام شاملین بہت مستفیض ہوئے۔

علمی مقابلہ جات

افتتاحی پروگرام کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں

1: مقابلہ تلاوت قرآن کریم، جس کے لئے سورۃ الصف رکوع 2 اور

سورۃ الجمعہ رکوع 2 مقرر کئے گئے تھے

2: مقابلہ حفظ قرآن کریم، اس مقابلے کے لئے آخری دس سورتیں یعنی سورۃ الفیل سے الناس تک نیز سورۃ التین مقرر کی گئی تھیں

3: مقابلہ تقریر انگریزی، جسکے عناوین یہ تھے۔ ۱: حضرت محمد ﷺ بطور رحمۃ اللعالمین۔ ۲: حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں۔ ۳: ہم یوم مصلح موعودؓ کیوں مناتے ہیں؟۔

4: مقابلہ حفظ ادعیہ یعنی وہ ادعیہ جو ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برائے خلافت جوبلی پڑھنے کی تحریک فرمائی ہے

5: مقابلہ حفظ عہد انصار اللہ۔ جس میں عہد کے دونوں حصے یعنی کلمہ شہادت اور عہد کے الفاظ شامل تھے

6: مقابلہ دینی معلومات جس کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ۱: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے سال 2021 کے خطبات جمعہ ۲: کتاب دینی معلومات کے صفحہ نمبر ۱ سے صفحہ نمبر 64 تک

7: مقابلہ پیغام رسانی۔ جسکے لئے ریجنز کی ٹیمیں بنائی گئی تھیں۔

مندرجہ بالا مقابلہ جات میں سے تلاوت قرآن کریم نیز حفظ قرآن کریم کے مقابلے کے بعد نماز ظہر وعصر اور کھانے کا وقفہ کیا گیا۔

نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ علمی مقابلہ جات شروع کئے گئے جو کہ نماز مغرب تک جاری رہے۔

مجلس سوال و جواب

شام 7 بجے نماز مغرب اور عشاء کے بعد 7:30 بجے مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم مولانا طاہر احمد بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ نے انصار کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

عشائیہ اور شب بخیر۔ رات 9 بجے کھانا کھانے کے بعد کسی قدر چہل قدمی کر کے تمام انصار اپنے اپنے سونے کی جگہ چلے گئے۔

بقیہ صفحہ 7 پر

رپورٹ: مبارک احمد منیر۔ نمائندہ الفضل برکینا فاسو

اجتماع خدام الاحمدیہ ریجن کدگو برکینا فاسو

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کو ریجنل سطح پر تمام ریجنز میں اجتماعات کروانے کی توفیق ملی۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں کدگو ریجن میں بھی اس سال اجتماع خدام الاحمدیہ منعقد کیا گیا۔

اجتماع کی تیاری کے لیے سعادت احمد صاحب اور Sidibe Idrissa صاحب ریجنل قائد کدگو نے مختلف جماعتوں کے دورہ جات کر کے خدام کو اجتماع کے لیے تیار کیا۔ نیز ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جن کو تمام ذمہ داریاں سونپی گئیں اور اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے متعدد میٹنگز کی گئیں۔

یہ اجتماع 29 تا 30 ستمبر 2021 کو کدگو شہر میں منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب 29 ستمبر شام تین بجے کدگو شہر میں سعادت احمد صاحب ریجنل مشنری کی زیر صدارت منعقد کی گئی۔ بعد ازاں ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں فٹ بال، دوڑ، کلائی پکڑنا اور ثابت قدمی کے مقابلہ جات شامل تھے۔ تمام مقابلہ جات اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے الگ الگ کروائے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد رات کا کھانا پیش کیا گیا اور علمی مقابلہ جات کا آغاز کیا گیا۔ ان میں تلاوت قرآن کریم، اذان، دینی معلومات، حفظ قرآن اور قصیدہ کے مقابلہ جات شامل تھے۔ تمام مقابلہ جات خدام اور اطفال کے الگ الگ کروائے گئے۔

30 ستمبر کے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے کیا گیا۔ فجر کی نماز کے بعد درس دیا گیا اور اس کے بعد فٹ بال کے فائنل میچز کروائے گئے۔ بعد ازاں ناشتہ پیش کیا گیا اور اختتامی تقریب کی تیاری کی گئی۔

اختتامی تقریب کو نے داؤدا صاحب صدر خدام الاحمدیہ برکینا فاسو کی سربراہی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور قصیدہ کے بعد ریجنل قائد صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے پوزیشن لینے والے خدام اور اطفال میں انعامات و اسناد تقسیم کیں۔ اجتماع میں 5 مجالس کے 96 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ نیز دس مہمانان نے خاص طور پر شمولیت اختیار کی جن میں نمائندہ گورنر ریجن، نمائندہ ہائی کمشنر اور پولیس کے ایک نمائندہ شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اجتماع خدام الاحمدیہ میں نئی روح پھونکنے والا ہو اور جماعت احمدیہ کدگو دن دگنی رات چگنی ترقی کرتی چلی جائے

آمین

مبارک احمد طاہر

ایک فرشتہ صفت انسان
ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ مرحوم

مؤرخہ 28اکتوبر 2021ء کو برادرم محترم سید قمر سلیمان صاحب نے صبح سات بجے کے قریب بذریعہ فون اطلاع دی کہ محترم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب آج صبح انتقال فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اس اچانک خبر سے انتہائی دکھ ہوا۔ مکرم ڈاکٹر صاحب سے میرا تعلق سیرالیون جانے سے قبل 1974ء کے قریب سے تھا۔ خاکسار 18 ستمبر 1975ء کو پہلی مرتبہ ربوہ سے سیرالیون کے لئے روانہ ہوا تھا۔

جب دفتر مجلس نصرت جہاں (واقع احاطہ قصر خلافت) میں ان سے پہلی ملاقات ہوئی تو موصوف اپنے بزرگ والد صاحب مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کے ہمراہ دفتر تشریف لائے تھے۔ محترم مسعود احمد جہلمی صاحب (مربی سلسلہ) اس وقت سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اور خاکسار اسی دفتر میں کلرک درجہ اول کی آسامی پر تھا۔

اس روز دونوں باپ بیٹا سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کر کے آئے تھے۔ اور ڈاکٹر مجتبیٰ صاحب نے اپنے اس بیٹے (تاثیر مجتبیٰ) کو بطور واقف زندگی ڈاکٹر حضور انورؒ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ تاثیر صاحب اس وقت ابھی میڈیکل کے طالب علم تھے۔

مسعود جہلمی صاحب کو ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے بتایا کہ حضورؒ نے فرمایا ہے کہ ’’انہیں پال پوس کر تیار کر کے پیش کریں‘‘۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ڈاکٹر تاثیر صاحب وقف کے لیے تیار ہو گئے تو انہیں پہلی مرتبہ مجلس نصرت جہاں کی طرف سے مؤرخہ 28 اپریل 1982ء کو گھانا بھجوایا گیا۔ جہاں انہیں یادگار اور نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ بلانمود ونمائش نہایت خاموشی اور محبت سے خدمت کرنے والے مخلص فدائی واقف زندگی تھے۔

احمدیہ ہسپتال اسکورے (گھانا) کا آغاز مکرم ڈاکٹر سید تاثیر صاحب کے والد محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے 1971ء میں کیا اور بعد ازاں اسی ہسپتال میں ڈاکٹر تاثیر صاحب کو خدمت کا سلسلہ جاری رکھنے کا موقع ملا۔

جب خاکسار کا تقرر مارچ 2003ء میں سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے طور پر ہوا تو اسی سال اتفاق سے خاکسار کا نام نمائندہ تحریک جدید برائے جلسہ سالانہ UK 2003 حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرمایا۔ اور یوں مجھے خلافت خامسہ کے پہلے جلسہ سالانہ UK میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور پیارے آقا کا پہلی مرتبہ دیدار، زیارت اور شرف ملاقات نصیب ہوا۔

اس جلسہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو افریقہ میں مجلس نصرت جہاں کے تعلیمی وطبی ادارہ جات کا visit کرنے کے لیے افریقہ جانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ خاکسار نے 14 اکتوبر 2003ء سے 25 دسمبر 2003ء تک آٹھ ممالک (گھانا، نائجیریا، ،بینن، نائیجر، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، گیمبیا، اور سیرالیون) کا دورہ کیا۔

اس دورہ کا سب سے پہلا ملک گھانا تھا جہاں 15 دن قیام رہااور اس دوران مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب سے اسکورے حاضر ہو کر ملاقات کرنے اور ہسپتال دیکھنے کا موقع ملا۔ رہائش کا انتظام ڈاکٹر صاحب کی قیام گاہ کے ساتھ ملحق مہمان خانہ میں تھا۔

مجھے علم تھا کہ مکرم ڈاکٹر تاثیر صاحب لمبا عرصہ افریقہ میں گزارنے کی وجہ سے مختلف عوارض اور بیماریوں کا شکار تھے۔ چنانچہ شام کے کھانے سے فارغ ہو کر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ کو افریقہ میں بہت سال ہو گئے ہیں۔ اب آپ بیمار بھی رہتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں کہ خاکسار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کرے کہ اب آپ کا ربوہ میں فضل عمر ہسپتال میں تبادلہ فرما دیں۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ پیشکش قبول کرنے میں شرح صدر نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی یہی کہا اگر آپ مناسب خیال کریں تو حضور انور کو تبادلہ کا کہہ دیں۔ اگلے دن صبح جب ملاقات ہوئی تو محترم ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ کل رات جو ہمارے تبادلہ کی بات ہوئی تھی وہ رہنے دیں۔ میں نے اندازہ لگایا کہ جب ڈاکٹر صاحب نے میری تجویز کا ذکر اپنی بیگم صاحبہ سے کیا ہو گا تو بیگم صاحبہ کا یہی مشورہ ہو گا کہ خود کہہ کر تبادلہ نہیں کروانا تا کہ وقف کی روح پر آنچ نہ آئے۔ وقف کا تقاضہ ہے کہ جب تک حضور خدمت میں رکھیں خاموشی سے اور بشاشت سے اور ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے کام کرتے چلے جانا ہی بابرکت اور مناسب ہے۔

پھر ایسا ہوا کہ حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد ازخود ان کی واپسی پاکستان کا حکم فرمایا۔ اس طرح مکرم ڈاکٹر صاحب کا افریقہ میں عرصہ خدمت تقریباً 21 سال بنتا ہے۔

آخری وقت تک آپ نے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمت کا سلسلہ جاری رکھا۔

اس وقت اسکورے میں مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب اور انکی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر امتہ الحیی صاحبہ بنت مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب کی رحلت کی خبر سن کر ڈاکٹر نعیم صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اظہار تعزیت کیا اور بتایا کہ اب بھی اتنے سالوں بعد لوگ ڈاکٹر تاثیر صاحب کو محبت سے یاد کرتے ہیں۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 29 اکتوبر 2021ء میں فرمایا:

ڈاکٹر نعیم صاحب جو آج کل اوسوکورے (Asokore) ہسپتال کے انچارج ہیں، وہ کہتے ہیں کہ بطور انچارج مشنری ڈاکٹر اوسوکورے (Asokore) میں اکیس سال خدمات بجالاتے رہے اور کہتے ہیں آج ان کی وفات کی خبر سن کے بہت سارے لوگ اس قصبے کے بھی اور اس علاقے کے بھی آئے اور ان کا تعلق ڈاکٹر صاحب کے ساتھ تھا۔ سارے بہت رنجیدہ تھے اور خاص طور پر تعزیت کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب بہت سادہ طبیعت، کم گو اور اپنے کام میں مگن رہنے والے غریب پرور اور نہایت مہمان نواز شخصیت کے حامل تھے۔ اسی طرح ان کو دنیاوی علم کے ساتھ جماعتی کتب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کا بھی گہرا لگاؤ تھا۔ پھر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے احمدیہ ہسپتال اوسوکورے (Asokore) میں بلا شبہ سرجری کے میدان میں بہت بہترین خدمات انجام دیں جس کا پھل آج بھی ہم ان مریضوں کی صورت میں دیکھتے ہیں جو مغربی افریقہ کے مختلف ممالک سے اس ہسپتال میں علاج اور شفا کی غرض سے آتے ہیں اور اپنی سادہ افریقن زبان میں مجتبیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ تاثیر مجتبیٰ ان کا نام تھا تو ڈاکٹر مجتبیٰ کے نام سے جانے جاتے تھے۔ ان کے والد بھی یہاں کچھ سال رہے ہیں۔ اسی نام سے پھر یہ نام آگے بھی چلتا رہا۔ انہوں نے ہسپتال کے کمپاؤنڈ میں ایک خوبصورت مسجد بھی بنوائی۔

اس جگہ برسبیل تذکرہ یہ بھی عرض کر دوں کہ جب خاکسار روکوپر (سیرالیون) میں مع فیملی مقیم تھا۔ تو انہی ایام میں مکرم ڈاکٹر صاحب کے والد مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب اور والدہ محترمہ خالہ نصرت صاحبہ احمدیہ ہسپتال روکوپر میں کچھ عرصہ تک خدمت پر مامور رہے۔ ان کا سب سے چھوٹا بیٹا تحسین بھی ساتھ تھا اور ہمارے سکول روکوپر میں پڑھتا تھا۔

مہمان نوازی اس فیملی کی نمایاں صفت تھی۔ اور غریب پروری ان کا ہمیشہ شعار رہا۔ ہم سب پاکستانی جو بھی اس وقت روکوپر میں تھے ان کے ڈائنگ ٹیبل سے مزے مزے کے کھانے کھاتے رہے ہیں۔ اور آج بھی ان کی مہربانیاں عقیدت سے یاد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سارے خاندان پر بہت فضل فرمائے اور خدمت کرنے والے نوجوان اور بزرگ اس خاندان میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں۔ آمین

فی الوقت بھی ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب کے ایک واقف زندگی پوتے مکرم ڈاکٹر سید قمر احمد توقیر BDS گزشتہ 14 سال سے نائجیریا میں احمدیہ ڈینٹل سرجری کانو کے انچارج کے طور پر خدمت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ نسل در نسل اسی طرح چلتا رہے۔ آمین

بقیہ: سالانہ اجتماع و شوریٰ سیرالیون...... از صفحہ 6

دوسرا دن

بیداری و نماز تہجد

صبح 4 بجے تمام انصار بیدار ہو گئے اور نماز تہجد کے لئے تیاری کر لی۔ 4:30 بجے نماز تہجد اور 5:00 بجے نماز فجر ادا کی گئی اور مکرم مولانا منیر حسین صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔

صبح کی سیر

انصار صبح کی سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے اور سیر مکمل کرنے کے بعد واپس آ کر اپنی اپنی سیر کے حوالے سے مظاہر قدرت کے حوالے سے مضامین لکھے جنکو علمی مقابلہ جات میں شامل کیا گیا۔

اسکے بعد صبح 8:00 بجے انصار کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ اور 10:00 بجے ہونے والی مجلس شوریٰ میں شرکت کی تیاری کرنے لگے۔

حاضری: اجتماع میں شامل ہونے والے انصار کی کل تعداد 248 تھی

نوٹ: مجلس شوریٰ کی رپورٹ علیحدہ تیار کی گئی ہے۔

مجلس شوریٰ کے اختتام پر مکرم ومحترم سعید الرحمن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون نے انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا سے پروگرام کا اختتام ہوا۔

رپورٹ مجلس شوریٰ انصار اللہ سیرالیون منعقدہ 28 نومبر 2021

صبح 10:00 بجے مجلس شوریٰ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اسکے بعد مکرم ومحترم صدر صاحب انصار اللہ نے عہد دہرایا اور افتتاحی خطاب فرما کر اجتماعی دعا کروائی۔

بعدہٗ شوریٰ کی تجویز کے طور پر بجٹ پیش کرنے کے لئے سب کمیٹی مقرر کی گئی جسکے چیئرمین آنریبل موئی وائے موموہ صاحب اور سیکریٹری مکرم حسن تیجان صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ سیرالیون تھے۔

Hon. Moiwai Momoh. Chairman :1 committee

Mr.Hassan Tejan.Qaid maal:2

سب کمیٹی کے اجلاس اور سفارشات کے بعد بجٹ شوریٰ میں پیش کیا گیا جسکی تمام ممبران شوریٰ نے تائید کی۔ اسکے بعد مکرم ومحترم سعید الرحمٰن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون کی نگرانی میں صدر مجلس انصار اللہ سیرالیون نیز نائب صدر صف دوم کا انتخاب کروایا گیا جسکی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوا دی گئی ہے۔

حاضری: شوریٰ میں کل حاضری 147 تھی

ظہیر احمد شاہد

فرشتوں کا پھل ”پپیتا“

آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ قریب آٹھ لاکھ سال پہلے کے انسان پھل نوش کیا کرتے تھے۔ البتہ وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ پھل انسانی خوراک کا حصہ کب سے ہیں۔ پھل کی سادہ ترین تعریف کی جائے تو پودے کا ایسا پھول جو بلوغت کو پہنچ جائے پھل کی تعریف پر پورا اترتا ہے۔ اس وقت دنیا میں پھلوں کی 2000 سے زائد اقسام موجود ہیں۔ ہر پھل اپنے اندر مختلف ذائقے لیے ہوئے ہے۔

ان میں سے ایک پھل پپیتا بھی ہے۔ جو اپنی منفرد خوشبو، میٹھے گودے اور کھلے رنگ کی وجہ سے پسند کیا جاتا ہے۔ جسے مشہور مہم جو ”کرسٹوفر کولمبس“ نے ”فرشتوں کا پھل“ نام دیا۔ جب اس کی غذائی اہمیت پر نظر ڈالی جائے تو یہ نام درست لگتا ہے۔ کمیاب اور نایاب سمجھا جانے والا ماضی کا یہ پھل اب قریباً دنیا کے ہر کونے میں سارا سال ہی دستیاب ہوتا ہے۔

اسکی پیدائش چین اور فلپائن کی ہے۔ ماہرین زراعت کے مطابق اب پپیتا پاکستان کے علاوہ سری لنکا، ہوائی، ملایا، تھائی لینڈ، اور بھارت میں بھی وسیع رقبے پر کاشت ہو رہا ہے۔ پاکستان میں پپیتے کا زیر کاشت رقبہ 1945 ہیکٹرز جبکہ اسوقت اسکی پیداوار 8932 ٹن سے بھی تجاوز کرچکی ہے۔ سندھ کے اضلاع میں سانگھڑ، بدین، نوابشاہ، ٹھٹھہ، اور سکھر پپیتے کی کاشت کیلئے موزوں ہیں جبکہ پنجاب کے کچھ اضلاع میں اسکی کاشت کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔

ماہرین کے مطابق ایک پپیتے میں ایک گرام پروٹین، 3 گرام فائبر، 5 گرام کاربس، ایک گرام پروٹین، 33 فصد وٹامن اے، 14 فیصد وٹامن بی، 157 فیصد وٹامن سی پایا جاتا ہے۔صرف 100 گرام پپیتے میں 39 کیلوریز موجود ہوتی ہیں۔

پپیتا کچا اور پکا ہر دو صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں انسانی صحت کیلئے فائدہ مند ہے۔ گویا اسکا شمار صحت بخش پھلوں میں ہوتا ہے۔ اسکو غذا کا حصہ بنانے پر صحت کے حوالہ سے مختلف فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

طبی افادیت

طبی اعتبار سے پپیتے میں وٹامن اے، سی، ای کی موجودگی پپیتا کھانے والے کی قوت مدافعت کو تقویت بخشتا ہے۔ اس کا خوراک میں شامل کرنا مدافعتی نظام کو مضبوط کرنے میں مدد دیتا ہے۔ وہ لوگ جنکا مدافعتی نظام کمزور ہو اور آسانی سے مختلف عوارض میں مبتلاء ہو جاتے ہوں انکے لئے بہترین مددگار پھل ہے۔

اس میں موجود فائبر، کولیسٹرول کے کم کرنے میں بے حد معاون و مددگار ہے۔ اس میں موجود اینٹی آکسیڈنٹ اور دیگر وٹامن امراض قلب جیسی جان لیوا بیماری میں مبتلاء ہونے کے امکانات کو کم کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑے اکثر لوگوں کی ایسی بیماری ہے جو صحت پر بے حد منفی اثرات ڈالتی ہے۔ پپیتے کا استعمال خصوصاً اس کے بیج اس حوالے سے بہت مفید ہیں۔ بیج غذائیت سے بھی بھرپور ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ بیج گردوں کی حفاظت، جراثیم کے خلاف مزاحمت، سوزش اور سوجن میں کمی لاتے ہیں۔ پپیتے کی غذائیت جو کہ اس پھل کا خاصہ ہے قبل از وقت بڑھاپے سے بچاتی ہے۔ پپیتے میں موجود وٹامن سی، ای اینٹی آکسیڈنٹس جلد کو جھریوں سے اور سورج کی مضر شعاعوں سے متاثر ہونے سے بچاتے ہیں۔

احتیاط

پپیتے کا حد سے زیادہ استعمال کئی بیماریوں میں مبتلا کرسکتا ہے۔ اسکے علاوہ بعض عوارض میں مبتلاء مریضوں کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ کسی بیماری کے دوران اپنے معالج کے مشورہ سے پپیتے کا استعمال کرنا چاہیے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پپیتے کا زیادہ استعمال ناک بند ہونے، سانس میں دشواری، خرخراہٹ، دمہ، اور سینے پر دباؤ بڑھا سکتا ہے۔ اس میں موجود جزپیپین مخصوص الرجی کا باعث بن سکتا ہے جن میں سر درد، سوجن، خارش، کھجلی وغیرہ شامل ہے۔ کسی قسم کی الرجی والے مریض پپیتا کھانے سے گریز کریں۔ اس کے اوپری حصے میں موجود لیٹکس نامی خشک مادہ الرجی میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ الرجی والے مریض ڈاکٹر کے مشورہ سے استعمال کریں۔ اس کی زیادتی شوگر کی مقدار کو کم کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ خاص طور پر خون میں موجود شوگر لیول میں بہت جلد کمی لاتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کیلئے خطرناک ہو سکتا ہے۔ اور جن لوگوں کے خون میں پہلے سے شوگر کا لیول کم ہے وہ بالکل استعمال نہ کریں۔ پپیتے کا زیادہ استعمال نظام ہضم کو متاثر کرسکتا ہے۔ دوسری جانب اسمیں موجود فائبر قبض کے مریضوں کیلئے مفید ہے۔لیکن زیادہ استعمال صحت مند اور تندرست افراد کو بدہضمی اور ہیضے کا مریض بنا سکتا ہے۔ حاملہ خواتین کیلئے اسکا استعمال بالکل مناسب نہیں بچے کی نشوونما کو نقصان دے سکتا ہے۔

فقہی کارنر

شراب اور قمار بازی کی اسلام میں حرمت

ایسا ہی ان دونوں کتابوں (تورات اور انجیل-ناقل) کے پیروؤں میں شراب اور قمار بازی کی کوئی حد نہیں رہی تھی کیونکہ ان کتابوں میں یہ نقص تھا کہ ان خبیث چیزوں کو حرام نہیں ٹھہرایا اور عیاش لوگوں کو اُن کے استعمال سے منع نہیں کیا تھا اسی وجہ سے یہ دونوں قومیں اس قدر شراب پیتی تھیں کہ جیسے پانی اور قمار بازی بھی حد سے زیادہ ہوگئی تھی مگر قرآن شریف نے شراب کو جو اُمّ الخبائث ہے قطعاً حرام کر دیا اور یہ فخر خاص قرآن شریف کو ہی حاصل ہے کہ ایسی خبیث چیز جس کی خباثت پر آج کل تمام یورپ کے لوگ فریاد کر اٹھے ہیں وہ قرآن شریف نے ہی قطعاً حرام کر دی ایسا ہی قمار بازی کو قطعاً حرام کیا۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 267)

(داؤد احمد عابد-استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

رپورٹ: انصر عباس۔ نمائندہ الفضل ساؤتومے اینڈ پرنسپ

ساؤتومے میں جماعت احمدیہ کی تیرہویں مسجد (بیت الرحمٰن) کا افتتاح

مورخہ 17 اکتوبر 2021 کو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ساؤتومے میں تیرہویں مسجد کے افتتاح کی توفیق بخشی۔ یہ مسجد 8 میٹر چوڑائی کے ساتھ Octagon کا ڈیزائن ہے جس میں تقریباً ساٹھ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ 23 ستمبر 2021 کو اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ مسجد کاؤوے (Caué) ضلع کے گاؤں سولداد (Solidade) میں بنائی گئی۔ اس گاؤں میں مکرم سید حماد رضا صاحب ریجنل مبلغ ترینداد کے ذریعے 6 جون 2021 میں جماعت کا پودا لگا تھا۔

بیت الرحمٰن

شروع میں 10 افراد عیسائیت (Nova Apostolica) چھوڑ کر اسلام احمدیت میں داخل ہوئے۔ مستقل تربیتی کلاس کا اہتمام کرنے کے نتیجے میں کچھ اور لوگ احمدی ہوئے۔ ان میں اس چرچ

کے پادری مکرم اوشتیلو کوزمی (Ostilo Cosme) صاحب بھی جماعت میں داخل ہوئے۔ جو 16 سال نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے تھے۔ کئی دفعہ وہاں تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں۔ بہت ساری بحث مباحثہ ہوا بالآخر شراب کی ممانعت پر بات اٹک گئی لوگ کہنے لگے کہ ہم شراب نہیں چھوڑ سکتے۔ بہرحال ہم تبلیغ کر کے چلے گئے۔ اگلے دن ایک شخص نے بہت ساری شراب پی اور اپنی بیوی سے جھگڑنے لگا۔ وہ عورت اپنی مدد کے لئے لوگوں کو بلانے لگی۔ اس پر اوشتیلو صاحب نے لوگوں کو کہا کہ کل ہی جماعت کے مبلغین نے ہمیں شراب سے منع کیا تھا۔ ہمیں اسلام میں داخل ہوجانا چاہیے۔

ان نومبایعین میں چونکہ ایک پادری صاحب بھی شامل تھے۔ اس لئے تمام عیسائی فرقوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ کئی طریقوں سے انہیں واپس عیسائیت میں لانے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام لوگوں نے استقامت دکھائی اور مزید افراد جماعت میں شامل ہونے شروع ہو گئے۔ مکرم اوشتیلو صاحب کی ماں نے کہا کہ مسلمان لوگوں کو قتل کرتے ہیں۔ پادری کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے تیرے بیٹے کو جو تیرا اکلوتا سہارا ہے مار دینا ہے۔ اس لئے اس مذہب کو چھوڑ دیں۔ انہوں نے اپنی ماں کو سمجھایا جو 80 سال کی بوڑھی ہیں کہ احمدی مسلمان تو دوسروں کو زندگی دیتے ہیں۔ کسی کی زندگی

چھینتے نہیں ہیں۔ اس عورت کو مسجد کے افتتاح پر بلایا گیا تھا۔ وہاں جماعتی تعلیمات سن کر بہت متاثر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں پادریوں کی باتوں سے گھبرا گئی تھی۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ ہم سے جھوٹ بولا گیا تھا۔ یہ تو بہت اچھا پر امن مذہب ہے۔ یہاں سب سے مل کر مجھے اطمینان ہوگیا ہے۔

مبلغین کرام نے مسجد کو آباد کرنے کے متعلق احباب جماعت کو نصائح کیں۔

دعا کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں اور تمام شاملین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں 12 جماعتوں سے 73 احباب شامل ہوئے۔ خدا تعالیٰ تمام شاملین کے ایمان و ایقان میں ترقی دیتا چلا جائے۔ آمین

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

ساتھ میں مانگنے آیا ہوں اور کیا مانگنے آیا ہوں۔ یہ مانگنے آیا ہوں کہ اے میرے خدا! تُو مجھے بیٹا دے۔ ایسا بیٹا دے جو میرا ہم خیال اور دوست ہو، ایسا بیٹا دے جو میرے بعد تک زندہ رہنے والا اور میرے خاندان کو سنبھالنے والا ہو اور ایسا بیٹا دے جو میرے اخلاق اور آل یعقوب کے اخلاق کو پیش کرنے والا ہو، گویا صرف میرے نام کو ہی زندہ نہ کرے بلکہ اپنے دادوں پردادوں کے نام کو بھی زندہ کردے اور پھر وہ انسانوں ہی کے لئے باعثِ خوشی نہ ہو، بلکہ اے میرے ربّ! وہ تیرے لئے بھی باعثِ خوشی ہو۔''

(تفسیر کبیر جلد پنجم۔ صفحہ 125)

اب یہ دعا ایسی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے اور ہر ایک کا دل چاہتا ہے کہ کرے اور صالح اولاد ہو اور پھر بچوں کی پیدائش کے وقت بھی اور پیدائش کے بعد بھی ہمیشہ بچوں کے نیک صالح اور دیندار ہونے کی دعائیں کرتے رہنا چاہئے کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں پوری ہوتی ہیں۔ اور یہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی تعلیم اور نصیحت ہے۔ یہاں مَیں ضمناً ذکر کردوں۔ گو ضمناً ہے مگر میرے نزدیک اس کا ایک حصہ ہی ہے کہ اگر والدین کی دعا اپنے بچوں کے لئے اچھے رنگ میں پوری ہوتی ہے تو وہاں ایسے بچے جو والدین کے اطاعت گزار نہ ہوں ان کے حق میں برے رنگ میں بھی پوری ہوسکتی ہے۔ تو ماں باپ کی ایسی دعا سے ڈرنا بھی چاہئے۔ بعض بچے جائیداد یا کسی معاملہ میں والدین کے سامنے بے حیائی سے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مختلف لوگ لکھتے رہتے ہیں اس لئے یہ عجیب خوفناک کیفیت بعض دفعہ سامنے آجاتی ہے۔ اس لحاظ سے ایسے بچوں کو اس تعلیم کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے تو ماں کے لئے تو خاص طور پر حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ تمہاری سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ماں ہے۔ یہ جو قرآن حکیم کا حکم ہے کہ والدین کو اُف نہ کہو یہ اس لئے ہے کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے اور تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حق مارا جا رہا ہے یا تمہارے ساتھ ناجائز رویہ اختیار کیا ہے ماں باپ نے۔ تب بھی تم نے ان کے آگے نہیں بولنا ورنہ کسی کا دماغ تو نہیں چلا ہوا کہ ماں باپ کے فیض بھی اٹھا رہا ہو اور ماں باپ اس بچے کی ہر خواہش بھی پوری کر رہے ہوں تو ان کی نافرمانی کرے یا کوئی نامناسب بات کرے۔ اس کا آدمی تکلیف نہیں کرتا ہے تو جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے بہت سے ماں باپ اپنے بچوں کی نافرمانیوں کا ذکر کرتے ہیں اپنے خطوط میں۔ اس ضمن میں والدین کا جہاں فرض ہے اور سب سے بڑا فرض ہے کہ پیدائش سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک بچوں کے نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہیں اور ان کی جائز اور ناجائز بات کو ہمیشہ مانتے نہ رہیں اور اولاد کی تربیت اور اٹھان صرف اس نیت سے نہ کریں کہ ہماری جائیدادوں کے مالک بنیں جیسا کہ مَیں آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات میں اس کا ذکر کروں گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بچوں کو بھی خوف خدا کرنا چاہئے کہ ماؤں کے حقوق کا خیال رکھیں، باپوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ کل کو ان کے بچے ان کے سامنے اسی طرح کھڑے ہو جائیں۔ کیونکہ آج اگر یہ نہ سمجھے اور اس امر کو نہ روکا تو پھر یہ شیطانی سلسلہ کہیں جا کر رکے گا نہیں اور کل کو یہی سلوک ان کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے اور احمدیت کی اگلی نسل پہلے سے بڑھ کر دین پر قائم ہونے والی اور حقوق ادا کرنے والی نسل ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اولاد کے حق میں دعا کرتے ہوئے یہ فرماتے ہیں کہ:

مری اولاد جو تری عطا ہے
ہر اِک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

دنیاوی نعماء کی بھی دعا کی ہے لیکن سب سے بڑھ کر یہ دعا کی ہے کہ:

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

(درثمین اردو۔ صفحہ 48 تا 49)

(خطبہ جمعہ 4 جولائی 2003)

کاشف احمد

وجہ نجات

گلاس فیکٹری کے قریب ایک ناشتہ پوائنٹ ہے۔ اکثر وہاں ناشتہ کرنے جاتے ہیں۔کافی رش ہوتا ہے ناشتے والے کے پاس میں نے کافی دفعہ مشاہدہ کیا کہ ایک شخص آتا ہے اور کھانا کھا کر بھیڑ کا فائدہ اُٹھا کر چُپکے سے پیسے دیئے بغیر ہی نکل جاتا ہے جھانسہ دے کر۔ایک دن جب وہ کھانا کھا رہا تھا تو میں نے چپکے سے ناشتہ پوائنٹ کے مالک کو بتا دیا کہ وہ والا بھائی ناشتہ کر کے بغیر بل دیئے رش کا فائدہ اُٹھا کر نکل جاتا ہے۔آج یہ جانے نہ پائے۔اس کو رنگے ہاتھوں پکڑنا ہے آج۔میری بات سُن کر ناشتے والا مالک مُسکرانے لگ گیا اور کہنے لگا کہ اسے نکلنے دو۔کچھ نہیں کہنا اس کو، بعد میں بات کرتے ہیں۔

حسبِ معمول وہ بھائی ناشتہ کرنے کے بعد ادھر اُدھر دیکھتا ہوا جھانسہ دے کر چُپکے سے نکل گیا۔میں نے ناشتے والے مالک سے پُوچھا کہ اب بتاؤ اُسے کیوں جانے دیا۔کیوں اُس کی اس حرکت کو نظر انداز کیا؟

جو جواب اُس ناشتے والے مالک نے دیا وہ جواب میرے چودہ طبق روشن کر گیا۔

کہنے لگا کہ اکیلے تُم نہیں بہت سے بندوں نے اس کو نوٹ کیا اور مجھے بتایا، نہ بھی کوئی بتاتا تو مجھے خُود بھی پتہ ہے اس کی اس حرکت کا ہمیشہ سے۔ کہنے لگا کہ یہ سامنے بیٹھا رہتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ میری دوکان پر رش ہوگیا ہے تو چپکے سے آ کر کھانا کھا کر نِکل جاتا ہے۔میں ہمیشہ اس کو نظر انداز کر دیتا ہوں اور کبھی نہیں روکا۔ نہ پکڑا، نہ کبھی بے عزت کرنے کی کوشش کی۔کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میری دوکان پر رش ہی اس بندے کی دُعا سے لگتا ہے۔یہ سامنے بیٹھ کر دُعا کرتا ہو گا کہ یا اللہ اس دوکان پر رش ہو تو میں اپنی کاروائی ڈال کر نکلُوں۔ اور سچ میں رش ہو جاتا ہے ہمیشہ جب یہ آتا ہے۔ ویسے بھی ایک شخص کے ناشتے سے میرا کیا جاتا ہے۔شام کو واپسی پر بھی تو باقی رہ جانے والا کھانا میں اسی جیسے غریبوں کو بانٹ دیتا ہوں اور اکثر میرے جیسے اور بھی خدا ترس اسی طرح کرتے ہونگے۔ شاید قیامت کو بھی یہی میری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

یہ میری طرف سے نظر انداز ہی ہوتا رہے گا اور اگر ہمیشہ ایسے کھانا کھاتا رہے گا تو بھی میں کبھی اس کو پکڑ کر بے عزت نہیں کروں گا اور امید کرتا ہوں مجھے بھی کبھی اسی طرح نظر انداز کر کے جانے دیا جائے گا کبھی مجھ پر یہ وقت آنے پر اور روزِ حشر میں بھی مجھے نجات نصیب ہو۔

ایسے کتنے ہی لوگ ہونگے جنکو اکثر اسی لئے نظر انداز کیا جاتا ہے کہ شائد اس طرح ایک دن کبھی وجہ نجات بن جائیں یا پھر کچھ نہ کچھ انسانیت باقی ہو اور لگاتار کسی کے نظر انداز کرنے کا مان رکھ کر سدھر جائیں کیونکہ برتن کا منہ کھلا دیکھ کر تو کتا بھی شرم کر ہی لیتا ہے- کچھ با ظرف تو سدھر بھی جاتے ہیں۔

مگر کچھ کا تو بچپنا ہی کافی عمر تک ختم نہیں ہوتا وہ شائد یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اتنے تیز اور چالاک ہیں کہ بہت آسانی سے چکر دے کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں اور اسی چالاکی کے بل بوتے پر جب دنیا میں اپنا کوئی نام نہاد مقام بھی بنا لیں تو ان کی یہ جرات اور بڑھ جاتی ہے۔ان کی یہی خوش فہمی یا غلط فہمی ایک دن ان کو کسی قابل نہیں چھوڑتی کیونکہ سو سنار کی اور ایک لوہار کی!

ایڈیٹر کے نام خط

ایک کمسن بچے نے اسکول آسمبلی میں الفضل کا ایک مضمون پڑھنے کی خواہش کر دی

ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔نیو پورٹ یوکے سے تحریر کرتے ہیں۔

27دسمبر 2021ء کے شمارہ الفضل میں، قدسیہ نور والا صاحبہ کا مضمون ’’ایک در بند تو سو کھلے‘‘ سے مضامین کا ہمہ وقت انتظار رہتا ہے۔اسی طرح دوسرے، مثلاً علمی اور تربیتی مضامین کا بھی اپنا ایک الگ مقام ہے جو الفضل کی اعلیٰ ترین ادارت اور مضمون نگاروں کی علمی قابلیت کے آئینہ دار ہیں اور الٰہی سلسلہ میں روحانیت کی شمعیں بھی ہیں لیکن سفرو روداد جلسہ سالانہ کے حوالے سے لکھے جانے والے مضامین یا واقعات جن میں سادگی، جذبہ، جوش،ولولہ اور روحانیت کو جلا بخشنے کے حوالے سے بے شمار مواد ہوتا ہے،ان کو عام ہونا چاہئے۔تا کہ اگلی نسلیں یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ یا ہمارے بزرگوں نے کیسے کیسے محنت طلب، کٹھن اورطویل قامت اسفار کیے اوراپنے خون میں ہمارے لئے ایمانی حرارت کو بچا ئے رکھا جو ایک بار خلیفۃ المسیح کے رخ انور سے نور کی لاٹ لے کر سارا سال اپنے نور ایمان کی شمع کو روشن رکھے رہے۔ الحمد للہ! یہ نور قسمت والوں کو ہی نصیب ہوا کرتا ہے۔ایسے واقعات پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اورمزید لکھ سکتے ہیں۔نئی نسل کو ایسے واقعات سن کر اور چشم تصور میں محسوس کر کے یا ان سے گزر کر اپنے اندر یہ جذبہ،یہ حرارت ایمانی پیدا کرنی ہوگی۔ ایک ایسے ہی مضمون (طبع شدہ شمارہ 6 اکتوبر 2021ء) کو پڑھ کر میرے پوتے نے اپنی کمسنی کے باوجود ایک منفرد انداز میں جذبہ ایمانی کا اظہار کرتے ہوئے سکول کی انتظامیہ سے اس مضمون کا خلاصہ آسمبلی میں بیان کرنے کی اجازت چاہی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ کاش کبھی وہ بھی ایسا سفر کر سکے۔ مجھے امید ہے اس مضمون سے اس کے اور ہم سب کے شوق اور جذبہ ایمانی کو مزید تقویت ملے گی۔ان شاء اللہ۔

درخواست دعا

- مکرم محمد ادریس شاہد۔فرانس سے یہ اعلان بھجواتے ہیں:

ہمارے بیٹے عزیزم فضل حق کو مورخہ 12دسمبر 2021ء کو ایک حادثہ پیش آیا جس میں دائیں پنڈلی کو کافی نقصان پہنچا۔ زخم بہتری کی طرف مائل تھا لیکن اب ایک جانب زخم میں پیپ پڑنی شروع ہوگئی ہے جس کی وجہ سے دوبارہ ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء کاملہ عطا فرمائے اور بیماری کے بد اثرات کو دور فرمائے۔

آمین۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 دسمبر 2021ء بروزہفتہ 12بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر کے باہر تشریف لا کر نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

- مکرم اقبال احمد صاحب ابن مکرم قدرت اللہ صاحب (انز پارک لندن)

22 دسمبر 2021 کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کا تعلق سمندری (ضلع فیصل آباد) سے تھا اور پیشے کے لحاظ سے سکول ٹیچر تھے ۔سمندری میں مقامی سطح پر خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1978ء میں آپ کی ٹرانسفر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ہوئی اور وہیں سے ریٹائر ہوئے۔اس دوران دارالنصر غربی میں بطور سیکرٹری مال خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم انتہائی نیک، دیندار، صوم وصلوۃ کے پابند،سب کے ساتھ انتہائی پیار و محبت سے پیش آنے والے، کم گو اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک بزرگ انسان تھے۔پسماندگان میں 3 بیٹے اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔ان کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد قمر صاحب مجلس انصار اللہ یوکے میں بطور ایڈیشنل قائد مال خدمت کی توفیق پا رہے ہیں ۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم حشام احمد باجوہ صاحب ابن مکرم طاہر محمود باجوہ صاحب (لندن)

7نومبر 2021ء کو51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے نانا حضرت عبد الحمید صاحب اور نانی حضرت رسول بی بی صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔نمازوں میں باقاعدہ، بہت ملنسار، بڑے مہمان نواز ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔آپ مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ مرحوم (صدر قضاء بورڈ مرکزیہ ربوہ) کے بھانجے تھے۔

2- مکرمہ بشریٰ رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن صاحب (ساؤتھ فیلڈ یوکے)

13نومبر 2021ء کو83 سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحومہ حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ (کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور حضرت مولوی محمد حسین صاحبؓ (سبز پگڑی والے) کی سمدھن تھیں۔صوم وصلوۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، خلافت سے محبت کرنے والی ایک نیک، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

3- مکرمہ امۃ الرؤوف صاحبہ (خانیوال ۔حال یوکے)

31 اکتوبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں اور اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

ادارہ الفضل کی طرف سے تمام فریق تعزیت قبول کریں۔

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے

رمضان کا مبارک و مقدس مہینہ رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ سایہ فگن کرنے والا ہے ۔ ادارہ کا پروگرام ہے کہ اس بابرکت مہینہ میں روزانہ ہی رمضان کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کو قارئین کے سامنے آشکار کیا جائے تاوہ رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکیں۔

لہٰذا تمام مضمون نگاروں اور شعراء سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تحریریں اور مضامین ومنظوم کلام Info@alfazlonline.org پر بھجوانے کا آغاز کر دیں۔

کان اللہ معکم

(ایڈیٹر)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

عابد خان ڈائری

سائے میں تیرے دھوپ، نہائے بصد نیاز

جب یہ آن لائن ملاقات ختم ہوئی تو حضور نے مجھے اپنے دفتر آنے کی ہدایت فرمائی تو مجھے کچھ حیرانی ہوئی کیونکہ میں تو آج صبح ایک دفتری ملاقات بھی کر چکا تھا اور میرے پاس کوئی ایسا معاملہ بھی نہیں تھا جو اس دن حضور کو پیش کرنے والا ہو۔

میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ حضور نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے اپنے خطاب کے ہفتہ قبل تیارشدہ متن میں کچھ تبدیلی کرنی ہو کیونکہ اجتماع سے یہ خطاب اگلے دن ہونا تھا۔

لیکن اس کے بعد جو کچھ ہوا مجھے اس کی بالکل بھی توقع نہ تھی۔

جب میں حضور کے کمرہ میں داخل ہوا تو حضور نے ایک الماری میں رکھے ہوئے تین آلو بخاروں کی طرف اشارہ کیا۔

اور فرمایا:

’’میں نے یہ صبح تمہیں دینے کے لئے یہاں رکھے تھے لیکن میں بھول گیا۔ یہ میرے باغ میں لگے پھل دار درخت کے تازہ آلو بخارے ہیں۔‘‘

پھر حضور نے ایک بیگ لیا اور اس میں تینوں آلو بخارے رکھ دیئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دفتر کے دائیں جانب واقع چھوٹے باغیچہ میں کھلنے والا دروازہ کھولا جو وکالت مال اور وکالت تعمیل و تنفیذ کے دفاتر کی عمارت کے صحن سے منسلک ہے۔

حضور نے مجھے آلو بخارے کا درخت دکھایا جس کی شاخوں پر ایک درجن سے زائد آلو بخارے لگے ہوئے تھے۔

حضور نے ایک ایک کرکے آلو بخارے اتارے اور ان کو بیگ میں رکھا۔ کچھ آلو بخارے جو شاخوں پر کافی اونچے تھے ان کی شاخوں کو حضور نے نیچے کھینچ کر ان سے آلو بخارے اتارے۔ آخر پر جب پورا شاپنگ بیگ آلو بخاروں سے بھر گیا تھا تو حضور نے مجھے تحفۃً عطا فرمادیا۔

یہ پھلوں کا تحفہ تو ایک بہت بڑی خوش قسمتی اور ایک بیش قیمت خزانہ تھا جو حضور نے خود اگائے اور اپنے ہاتھ سے اتارے تھے۔

اس کے بعد حضور نے مجھے اپنا باقی باغ دکھایا وہاں مختلف خوشنما رنگوں کے بہت سے پھول تھے۔حضور نے مجھے پانی کا ایک چھوٹا فوارہ بھی دکھایا۔

اور فرمایا:

’’یہ چھوٹا سا فوارہ پرندوں کیلئے ہے تاکہ وہ آکر اس میں سے پانی پی سکیں۔‘‘

جب میں حضور کے پیچھے چل رہا تھا تو سورج خوب چمک رہا تھا۔ پھولوں اور پھلوں کے درمیان وہ پس منظر تصویر کشی کے لئے بہترین تھا۔ میں نے حضور سے پوچھنا چاہا کہ اگر میں ان کی تصویر شاندار پھلوں اور پھولوں کے ساتھ لے سکتا ہوں تاہم میں نے سوچا کہ اس وقت حضور کی مبارک صحبت میں ان انمول ذاتی اور غیر رسمی لمحات سے لطف اندوز ہونا زیادہ بہتر ہے۔

کچھ وقت کے بعد حضور واپس اپنے دفتر میں آگئے اور دریافت فرمایا کہ کیا میں نے کبھی تمہیں دفتر کی دوسری طرف والا باغ بھی دکھایا ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا میں نے وہ ابھی تک نہیں دیکھا۔ تو حضور مجھے اپنے دفتر سے ملحقہ کمرے کے دروازہ سے دوسری طرف واقع باغ میں لے گئے۔

یہاں بھی گلاب اور دیگر خوشنما پھولوں کا ایک باقاعدہ منظر تھا۔ حضور بڑی خوشی کے ساتھ ان کے رنگوں کا ذکر کر رہے تھے اور یہ بھی خوب واضح تھا کہ کس طرح حضور فطرت اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے تھے، وہاں زیتون کا ایک درخت بھی تھا جو میرے لئے حیران کن تھا۔

ایک طرف دو لکڑی کی کرسیاں تھیں جن کو دیکھ کر میں نے عرض کی:

’’حضور جب سورج نکلا ہوا ہو تو آپ یہاں بیٹھ کر اپنی ڈاک دیکھ سکتے ہیں‘‘

لیکن تب میں دل ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ کسی دن حضور باہر بیٹھ کر اپنا دفتری کام کر رہے ہونگے تو شاید مجھے بھی اس شاندار جگہ پر ملاقات کرنے کا موقع مل جائے گا۔

حضور مسکرائے اور مجھے بتایا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے تو میں دفتر سے آ گیا۔

میرا دل حقیقی خوشی سے لبریز تھا اور یہ ایسے لمحات تھے کہ جن کو ان شاء اللہ میں کبھی نہیں بھولوں گا۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ

’’میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں۔ تمام دنیا کو اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے۔ جسکو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

اختلاف رائے

آج اختلاف عام بات ہوگئی ہے۔ بات بات میں اختلاف، کوئی حکومت ہو، کوئی ادارہ ہو، کوئی تنظیم ہو، تحریک ہو، جماعت ہو، مسجد ہو، مدرسہ ہو، گھر ہو ہر جگہ دل ٹوٹے ہوئے کینہ وکدورت سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو لوگ ذمہ داری پر فائز ہیں، عہدیدار ہیں، سرپرست ہیں ان میں اختلاف برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں اور جو لوگ ان کے ماتحت ہیں ان میں اختلاف کرنے کا سلیقہ نہیں۔

مرسلہ: محمد عمر تیاپوری، انڈیا

07 جنوری 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:39	17:54
مدینہ منورہ	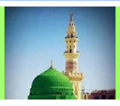	05:44	17:49
قادیان		06:03	17:40
ربوہ		05:43	17:20
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:36	16:13